یونس ہمدم
سہانے گیتوں اور مدھر نغموں کا خالق
تحریر: جمیل عثمان

یونس ہمدم کو کون نہیں جانتا - ہم پیشہ و ہم مشرب و ہمراز ہے میرا - اس کے علاوہ ہمدم بھی ہے - صرف میرے نہیں ، تمام اہل قلم اور فلمی دنیا کے دوستوں کے ہمدم_ دیرینہ ہیں - دیکھنے میں یہ حضرت چھوٹے سے لگتے ہیں مگر ہیں بہت بڑے آدمی - عمر کے لحاظ سے بھی اور کام کے لحاظ سے بھی - یکم جنوری ۱۹۴۲ کو دلی میں پیدا ہوئے لیکن دلی کے روڑے نہ بن سکے - ابھی کم سن ہی تھے کہ والدین انہیں لے کر پاکستان آ گئے اور کراچی میں سکونت اختیار کی اور یہ صحیح معنوں میں Karachiite بن گئے - پھر فلم نگری لاہور سدھارے اور چھا گئے -

یونس ہمدم نے اسلامیہ کالج کراچی سے بی اے کیا جہاں نذیربیگ (فلم اسٹار ندیم)، سلیم جعفری ، غزالہ یاسمین ، آفتاب عظیم اور استاد امیر احمد خان جیسے لوگ ان کے ہم جماعت تھے - اور ہاں، ہمارے وکیل انصاری بھائی بھی تو وہیں کے پڑھے ہوئے ہیں - یونس ہمدم ایک Prolific Writer ہیں - ٦ عدد شعری مجموعوں کے خالق ، جن کے نام ہیں : (۱) کسک ، (۲) پیاسے گلاب ، (۳) دشت_ احساس ، (٤) اجنبی آشنا ، (٥) خواب زنجیر ہوئے اور (٦) ریزہ ریزہ شبنم شبنم ، جس کتاب کی پذیرائی کے سلسلے میں آج ہم جمع ہوئے ہیں - شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک بڑے نثار بھی ہیں - ان کی نثر کی کتابیں "بات ہے برداشت کی" اور "یادیں باتیں فلم نگری کی" بہت مقبول ہو چکی ہیں- بات ہے برداشت کی ان کے اخباری کالمز کا مجموعہ ہے اور یادیں باتیں فلم نگری کی ، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ، فلمی دنیا کے رنگین قصے اور دلچسپ تذکرے ہیں - یہ کتاب بہت مقبول ہوئی - اس کے پانچ والیومز اب تک شایع ہو چکے ہیں اور اس کے ڈیمانڈ میں اب بھی کوئی کمی نہیں آئی -

یونس ہمدم کی ایک اور وجہِ شہرت کمرشل اشتہارات کے لئے ان کے لکھے ہوئے جنگلز (Jingles) ہیں - ان کے لکھے ہوئے جنگلز اتنے مقبول ہوئے کہ زبان زد عام ہو گئے - مثلاً "آج کل ڈنٹونک کا بول بالا ہے" ، "بچے دو ہی اچھے" ، "جتنی بجلی بچائی جائے گی - آپ ہی کے کام آئے گی" وغیرہ -

اب آتے ہیں ان کی شاعری کی طرف -
سمرسٹ ماہم (Somerset Maugham) نے کہا ہے کہ The crown of literature is poetry یعنی شاعری ادب کا تاج ہے - اب مثال کے طور پر یونس ہمدم کی یہ خوبصورت شاعری ملاحظہ فرمائیے:

پھول اس نے لگایا بالوں میں
کھل گئے پھول پھر خیالوں میں

اس کی نظریں تھیں یا کہ مے خانہ
مے بھری تھی نظر کے پیالوں میں

اور یہ اشعار دیکھیے:

آپ کا حسن_ نظر ہے اور بس
ہر نظر جادو اثر ہے اور بس

کل تلک خالی مکاں جیسا تھا دل
آج وہ خوشیوں کا گھر ہے اور بس

انگریز شاعر اور فلاسفر سیموئل ٹیلر کولرج کا کہنا ہے: Poetry: the best words in the best order یعنی شاعری کیا ہے، بہترین الفاظ کو بہترین ترتیب میں سجا دینا - یونس ہمدم نے کیسے بہترین الفاظ کو ایک ترتیب دی ہے دیکھیے:

کھلی کھلی سی گلاب آنکھیں
کہ جیسے چھلکے شراب آنکھیں

جو خوشبوؤں کا خزانہ رکھیں
خمار آلود خواب آنکھیں

یونس ہمدم ایک حساس آدمی ہے - ذرا اس کی سوچ دیکھیے:

جیتے مرتے ہیں جو مفلسی اوڑھ کر
شاد کیسے رہیں زندگی اوڑھ کر

سکون_ دل کے لیے بے سکوں رکھو دل کو
قرار_ دل کے لیے دل کو بے قرار کرو

اور یہ شعر کیا خوب ہے:

بے قدر بے مہر سے لوگوں میں
مہربانی تلاش کرتے ہیں

یونس ہمدم کی ایک مختصر غزل، جس میں صرف پانچ اشعار ہیں، مجھے بہت پسند آئ - پانچ کے پانچ اشعار quote کرنے کے قابل ہیں:

وہ سمندر ہے اور میں ساحل
ذات میں وہ سخی ہے میں سائل

میں ہوں اس کے بنا ادھورا سا
دونوں مل جائیں گے تو ہیں کامل

میں ہوں ایسا کہ راستے میں دھوپ
اس کا دامن ہے چھاؤں کا حاصل

میں ہوں جیسے کہ خواہشوں کا اسیر
وہ مرے دکھ میں سکھ میں ہے شامل

اس کے قابل بنا رہوں ہمدم
ہر طرح سے جو ہے مرے قابل

یونس ہمدم صرف غزل کے ہی شاعر نہیں ہیں - انہوں نے نظمیں ، گیت اور قطعات بھی لکھے ہیں - ان کی تحریر میں بڑی مٹھاس ہے لیکن ساتھ ساتھ اس میں کاٹ بھی ہے - انہوں نے ایک دنیا دیکھی ہے اور اپنے تجربات کا نچوڑ انہوں نے اپنی شاعری میں پیش کیا ہے - وہ ایک سچے پاکستانی ہیں - اپنے وطن سے انہیں بہت محبت ہے - اس کا اظہار انہوں نے جگہ جگہ اپنی شاعری میں کیا ہے - وہ ایک دردمند دل کے مالک ہیں - غریبوں کی تکلیف پر تڑپ اٹھتے ہیں - ''خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر'' کے مصداق دکھ اور مصیبت کسی پر بھی آئے یونس ہمدم اس کا اثر لئے بغیر نہیں رہتے - ان کی شاعری ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے - ''غلاموں کی منڈی کے ووٹر'' ، ''ریزہ ریزہ شبنم شبنم'' ، ''آہ کشمیر'' ، اور ''دکھاوا'' ان کی ایسی نظمیں نہیں جو ان کے درد مند دل کی پکار ہیں - ان کے حساس دل کی صدائیں ہیں - ان نظموں میں ان کے دل کی تڑپ اور کسک نظر آتی ہے -

اس کتاب میں یونس ہمدم نے قطعات بھی شامل کئے ہیں جو ایک سے بڑھ کر ایک ہیں - یہاں صرف دو قطعات سنا کر آپ سے اجازت چاہوں گا:

زر پرستی جن کے رگ رگ میں بسی
وہ بھلا دیں گے کسی کو کیا خوشی
ان کے محلوں میں طرب کی محفلیں
اور مفلس کر رہا ہے خود کشی

اور یہ قطعہ:

شہر کوئی نیا تلاش کریں
کوئی بستی نیا بسائیں ہم
نفرتوں کا جہاں گزر نہ ہو
ایسا گلشن کوئی سجائیں ہم

میں یونس ہمدم کو اس خوصورت کتاب کی اشاعت پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں -

شکریہ -